بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۳۷ | منگل ۱۵ جمادی الاوّل ۱۴۰۳ھ ، یکم امان ۱۳۶۲ ہش ، یکم مارچ ۱۹۸۳ء | نمبر ۵۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۲۸ تبلیغ / فروری۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت آج قدرے بہتر ہے"

احباب کرام خاص توجہ سے دعائیں جاری رکھیں کہ مولیٰ کریم و رحیم اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت کاملہ عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر قائم و دائم رکھے۔ آمین

"لندن سے اطلاع ملی ہے کہ مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب بہت علیل ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ مکرم مولوی صاحب بہت مخلص خادم دین ہیں۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ اور مکمل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(بشیر احمد رفیق ایڈیشنل وکیل التبشیر ربوہ)

• میرے بیٹے عزیزم سفیر احمد قریشی مربی سلسلہ کوئٹہ کی شادی ہمراہ عزیزہ نبیلہ اقبال صاحبہ بنت مکرم سید ظہور احمد شاہ صاحب ربوہ اور میری بیٹی عزیزہ قانتہ قریشی کی شادی خانہ آبادی ہمراہ عزیزم نعیم احمد شاہین ابن مکرم بشیر احمد قریشی صاحب لاہور علی الترتیب ۱۶ اور ۱۷ فروری کو ہوئی۔

۷ فروری کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں ہر دو نکاحوں کا اعلان ہوا جو کہ حضور ایدہ اللہ کے ارشاد پر مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور نے پڑھے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت دعا میں شرکت فرمائی۔

۱۶ فروری کو عزیزم سفیر احمد قریشی مربی سلسلہ کوئٹہ کی شادی کی تقریب منعقد ہوئی۔ برات ۲ بجے تحریک جدید کے کوارٹرز میں مکرم سید ظہور احمد شاہ صاحب کے گھر گئی جہاں محترم صوفی غلام محمد صاحب نے دعا کروائی۔

۱۷ فروری کو دعوتِ ولیمہ سے قبل عزیزہ قانتہ قریشی کی تقریب رخصتانہ میں مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے رشتہ کے بابرکت ہونے کی دعا کروائی۔ عزیز نعیم احمد شاہین مکرم پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب کے نواسے ہیں۔

دعوت ولیمہ کے اختتام پر صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب دعا کروائی۔ افرادِ خاندان حضرت اقدس بزرگان سلسلہ اور جملہ احباب کی خدمت میں میری درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو رشتوں کو بابرکت فرمائے اور مثمر بثمرات

باقی صفحہ پر

ارشادات سیدنا حضرت اقدس

غیر قوموں کی طرح نرے اسباب کے بندے نہ بن جاؤ

تمہارے ہر ایک کام میں خدا سے طاقت اور توفیق مانگنے کا سلسلہ جاری رہنا چاہیئے

"اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے۔ تم سوئے ہوئے ہو گے اور خدا تعالیٰ تمہارے لئے جاگے گا تم دشمن سے غافل ہو گے اور خدا اسے دیکھے گا اور اس کے منصوبے کو توڑے گا۔ تم ابھی تک نہیں جانتے کہ تمہارے خدا میں کیا کیا قدرتیں ہیں۔ اور اگر تم جانتے تو تم پر کوئی ایسا دن نہ آتا کہ تم دنیا کیلئے سخت غمگین ہو جاتے۔ ایک شخص جو ایک خزانہ اپنے پاس رکھتا ہے کیا وہ ایک پیسہ کے ضائع ہونے سے روتا ہے اور چیخیں مارتا ہے اور ہلاک ہونے لگتا ہے؟ پھر اگر تم کو اس خزانہ کی اطلاع ہوتی کہ خدا تمہارا ہر ایک حاجت کے وقت کام آنیوالا ہے تو تم دنیا کیلئے ایسے بے خود کیوں ہوتے؟ خدا ایک پیارا خزانہ ہے۔ اس کی قدر کرو کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم میں تمہارا مددگار رہے۔ تم بغیر اس کے کچھ بھی نہیں اور نہ تمہارے اسباب اور تدبیریں کچھ چیز ہیں۔ غیر قوموں کی تقلید نہ کرو کہ وہ بکلی اسباب پر گر گئی ہیں ..... میں تمہیں حدِ اعتدال تک رعایت اسباب سے منع نہیں کرتا بلکہ اس سے منع کرتا ہوں کہ غیر قوموں کی طرح نرے اسباب کے بندے نہ بن جاؤ اور اس خدا کو فراموش کر دو جو اسباب کو بھی وہی مہیا کرتا ہے اگر تمہیں آنکھ ہو تو تمہیں نظر آجائے کہ خدا ہی خدا ہے اور سب ہیچ ہے۔ تم نہ ہاتھ لمبا کر سکتے ہو اور نہ اکٹھا کر سکتے ہو مگر اس کے اذن سے۔ ایک مردہ اس پر ہنسی کریگا مگر کاش اگر وہ مر جاتا تو اس ہنسی سے اس کے لئے بہتر ہوتا۔ خبردار! تم غیر قوموں کو دیکھ کر ان کی ریس مت کرو کہ انہوں نے دنیا کے منصوبوں میں بہت ترقی کر لی ہے۔ آؤ ہم بھی انہی کے قدم پر چلیں۔ سنو اور سمجھو کہ وہ اس خدا سے سخت بیگانہ اور غافل ہیں جو تمہیں اپنی طرف بلاتا ہے۔ ان کا خدا کیا چیز ہے؟ صرف ایک عاجز انسان۔ اس لئے وہ غفلت میں چھوڑے گئے ہیں۔ میں تمہیں دنیا کے کسب و حرفت سے نہیں روکتا۔ مگر تم ان لوگوں کے پیرو مت بنو جنہوں نے سب کچھ دنیا کو ہی سمجھ رکھا ہے چاہیئے کہ تمہارے ہر ایک کام میں خواہ دنیا کا ہو خواہ دین کا خدا سے طاقت اور توفیق مانگنے کا سلسلہ جاری رہے۔ لیکن نہ صرف خشک ہونٹوں سے بلکہ چاہیئے کہ تمہارا سچ مچ یہ عقیدہ ہو کہ ہر ایک برکت آسمان سے ہی اترتی ہے"

(کشتی نوح صفحہ ۳۰-۳۲)

الفضل کی اشاعت دس ہزار تک پہنچانے کی مہم

خلیفۂ وقت کی آواز میں ایسی زبردست مقناطیسی طاقت ہوتی ہے کہ ابراہیمی طیور ایک آواز سنتے ہی چاروں کونوں سے دیوانہ وار لپک کر آتے ہیں اور جان و مال و آبرو اس راہ میں نچھاور کر دیتے ہیں۔ اس امر کا ایک روح پرور اور نہایت درجہ دلوں کو روحانی تمازت سے گداز کر دینے والا نظارہ اس وقت دیکھنے میں آیا جب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ ارشاد کہ "الفضل کی اشاعت دس ہزار کی جائے" دیکر الفضل کے نمائندے اہلِ ربوہ کے گھر گھر پہنچے تو اہلِ ربوہ نے اپنے امام کی راہ میں دیدہ و دل فرشِ راہ کر دیئے اور الفضل کی ربوہ میں اشاعت میں چند دنوں میں ۱۰۰ فیصد اضافہ ہو گیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

حضور کے ارشاد سے قبل الفضل ربوہ میں ۶۰۰ فروخت ہوتا تھا اب یہ تعداد ۱۲۰۰ سے بڑھ چکی ہے۔ اور اضافے کا سلسلہ روزانہ جاری ہے۔ اہلِ ربوہ کا یہ نیک اور قابلِ تقلید نمونہ تمام پاکستان اور تمام دنیا کے شہروں اور ممالک کے احمدیوں کے لیے قابلِ تقلید ہے۔ اس ضمن میں خاکسار ربوہ کے محلوں کے عہدیداران کے بھرپور تعاون کا شکر گزار ہے۔

اٹھیئے! آگے بڑھیئے! خلیفۂ وقت کی آواز آپ کو بلا رہی ہے۔ اپنے گھروں کو الفضل کی روحانی نہر کے پانی سے سیرابی کا بندوبست کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو آپ کے گھروں کو برکتوں سے بھرے اور حامی و ناصر ہو۔ (خاکسار عباد اللہ گیانی۔ مینیجر الفضل ربوہ)

ربوہ زندہ باد

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴ ، پبلشر: مسعود احمد ، پرنٹر: سید عبدالحی ، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ، مقامِ اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ، قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد فرمودہ پہلا خطبہ نکاح

اسلام نے تقویٰ کو فضیلت کا معیار ٹھہرایا ہے اسی بنیاد پر ازدواجی رشتے استوار ہونے چاہئیں

جن خاندانوں کو نیکیاں ورثے میں ملتی ہیں ان کو اپنے اعلیٰ اخلاق اور حسین روایات کو ہمیشہ زندہ رکھنا چاہیئے

فرمودہ بتاریخ ۶ نبوت ۱۳۶۱ ہش بمطابق ۶ نومبر ۱۹۸۲ء بعد از نماز عصر بمقام مسجد مبارک ربوہ

(مرتبہ:۔ مکرم یوسف سلیم ملک صاحب ایم۔اے انچارج صیغہ زود نویسی ربوہ)

بتاریخ ۶ نبوت ۱۳۶۱ ہش بمطابق ۶ نومبر ۱۹۸۲ء بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے محترمہ امۃ المجیب صاحبہ بنت مکرم منیر احمد خان صاحب کے نکاح کا اعلان فرمایا۔ ان کا نکاح پچیس ہزار روپے حق مہر پر محترم سید ناصر احمد صاحب ابن مکرم میجر (ریٹائرڈ) سید مقبول احمد صاحب کے ساتھ قرار پایا۔ حضور کے مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد ربوہ میں یہ پہلا نکاح ہے جس کا حضور نے بنفس نفیس اعلان فرمایا۔

(صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر اس خطبۂ نکاح کو شائع کروا رہا ہے)

خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا:

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کو وکلاء نے کسی حکمت کے پیش نظر یہ مشورہ دیا تھا کہ

سوائے اہل خاندان کے

دوسرے نکاح پڑھنے سے اجتناب مناسب ہوگا۔ اس لئے آپ کچھ عرصہ سے اپنے خاندان کے علاوہ دوسرے نکاح نہیں پڑھاتے تھے۔ مجھے معلوم نہیں اس مشورہ کا پس منظر کیا ہے۔ لیکن بالآخر آپ نے یہی طریق اختیار فرمایا اور میں بھی اسی پر عمل کرتا ہوں۔ اسی بناء پر میں نے محترم سید مقبول احمد صاحب کی درخواست پر خود نکاح پڑھانے سے معذرت کی البتہ تقریب نکاح میں شریک ہونے کا فیصلہ کیا تھا۔

لیکن آج مجھے محترم منیر احمد خان صاحب کے خط سے توجہ ہوئی کہ یہ نکاح ان کی بیٹی عزیزہ امۃ المجیب صاحبہ سلمہا کا ہے جو میرے ماموں سید عبدالرزاق شاہ صاحب کی نواسی اور میری ماموں زاد بہن کی بیٹی ہے۔ اس لئے میں نے یہ نکاح خود پڑھانے کا فیصلہ کیا کیونکہ رشتہ صرف باپ کی طرف سے ہی نہیں ہوتا بلکہ ماں کی طرف سے بھی ہوتا ہے۔ یعنی رشتے ددھیال سے ہی نہیں ننھیال سے بھی چلتے ہیں۔ جن آیات کی میں نے تلاوت کی ہے ان میں لفظ ارحام کی رو سے رحمی رشتہ داروں کا خصوصیت سے ذکر کیا گیا ہے۔ اس طرح میں اس طریق کی خلاف ورزی نہیں کر رہا جسے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے مصلحتاً اختیار فرمایا تھا بلکہ اس کے اندر رہ کر ہی میں اس نکاح کا اعلان کر رہا ہوں

جہاں تک حسب و نسب کا تعلق ہے اسلام رنگ و نسل اور ملک و قوم اور محض خاندان کی وجہ سے کسی کو

کوئی فوقیت نہیں دیتا

اسلام نے جاہلیت کے سارے فخروں کو مٹا دیا ہے۔ چنانچہ "نفس واحدۃ" کے الفاظ میں اس طرف اشارہ کیا ہے کہ سب کے آباؤ اجداد ایک ہی ہیں۔ کسی عربی کو کسی عجمی پر کوئی فضیلت نہیں۔ نہ کسی عجمی کو کسی عربی پر کوئی فضیلت ہے۔ اور نہ کسی کالے کو گورے پر نہ کسی گورے کو کالے پر کوئی فوقیت حاصل ہے۔ اسلام نے تقویٰ کو فضیلت کا معیار ٹھہرایا ہے۔ یہی بنیاد ہے اسلامی معاشرہ کی اور اسی بنیاد پر ازدواجی رشتے استوار ہونے چاہئیں۔

ایک اور پہلو سے حسب و نسب انسان کی عزت و فضیلت کا باعث بھی بن جاتا ہے۔ اور ایسا اس وقت ہوتا ہے جب انسان اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ (الحجرات: آیت ۱۴) کا مصداق بن جاتا ہے۔ اس پہلو سے نسب و صہر دونوں ہی اہمیت اختیار کر جاتے ہیں۔ چنانچہ بعض خاندان خوش قسمتی سے ایک لمبے عرصہ تک حسین اور اعلیٰ اخلاقی اقدار پر قائم رہتے ہیں۔ اس وجہ سے ان کو جو سعادت ملتی ہے وہ نسلی امتیاز کی بناء پر نہیں ہوتی بلکہ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ کے مطابق جہاں فرد عزت پاتا ہے وہاں خاندان بھی عزت پا جاتے ہیں۔

حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ (خیارکم فی الجاھلیۃ خیارکم فی الاسلام) جو تم میں جاہلیت کے زمانہ میں معزز تھے وہ اسلام میں بھی معزز ہیں۔ جاہلیت میں وہی معزز تھا جس کے اوصاف اچھے اور اخلاق اعلیٰ تھے۔ پس جن خاندانوں کو نیکیاں ورثہ میں ملتی ہیں ان کو اپنے اعلیٰ اخلاق اور حسین روایات کو ہمیشہ زندہ رکھنا چاہیئے

اس وقت میں جن دو خاندانوں کے بچوں کے نکاح کا اعلان کرنے کے لئے کھڑا ہوا ہوں وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے پچھلی دو تین نسلوں سے ہیں اور اخلاقی اقدار پر قائم ہیں۔ اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں دولھا اور دلہن نجیب الطرفین ہیں۔ دونوں کو والدین کی طرف سے اعلیٰ اخلاقی اقدار ملی ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں نہ صرف اخلاقی روایات کی حفاظت کرنے بلکہ نیکیوں میں آگے بڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ایجاب و قبول کے بعد حضور نے اس رشتہ کے بہت ہی بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی اور پھر دلہن کے والد اور دولھا کو شرف معانقہ سے نوازا اور مبارک باد دی ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے نام

مصر کے ایک عرب طالب علم کا خط

ترجمہ: مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر۔ ربوہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ الیس اللہ بکاف عبدہٗ
الحمد للہ رب العالمین ۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
بہترین درود اور پاکیزہ ترین سلام ہو نبی امی مصطفیٰ نبی اقدس پر، اور خدا کے بندے مسیح موعود مہدی معہود میرے آقا مرزا غلام احمد پر بہترین درود اور پاکیزہ ترین سلام ہو، اور ان پر جنہوں نے ہدایت کی پیروی کی، اور بہترین درود اور پاکیزہ ترین سلام ہو۔ آلِ بیت رسول اللہ مولانا خلیفہ حضرت میرزا طاہر احمد پر۔ خدا آپ سے خوش اور آپ خدا کی رضا پر راضی رہیں۔ اور خداوند کریم آپ کی روح القدس سے مدد فرمائے آمین۔

یقیناً اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے عظیم نبی اور اپنے قرآن کریم اور اپنے کریم مسیح موعود اور اس کے متبعین کی ہدایت سے نوازا ہے جو عظیم اسلام کی نعمت پر ایمان رکھنے والے ہیں۔ ہاں وہ اسلام جس کے بارے میں ان پڑھوں کی تشریح کے نتیجہ میں ہم اندھے تھے۔ یقیناً میں اس سے پہلے بھی قرآن کو پسند کرتا تھا کیونکہ یہ رب العالمین کا کلام ہے اگرچہ اس کی کنہ مجھے سمجھ نہ آتی تھی لیکن یہ میرے رب وہاب کی نعمت تھی کہ قرآن کریم سے میرا لگاؤ بڑھتا گیا۔ قبل اس کے کہ میں اس لگاؤ کا راز سمجھوں۔ چند سال قبل جب میری عمر اٹھارہ برس کی تھی میں قرآن کریم کی صرف تلاوت کرتا اور کسی تفسیر دیکھنے کی کوشش نہ کرتا۔ کیونکہ مجھے محسوس ہوتا تھا کہ یہ تفاسیر انسانی عقل اور روح کے درمیان ایک ٹیلہ کی طرح روک ہیں۔ اور انسان کو جہالت کی تاریکیوں میں دھکیل دیتی ہیں۔ اس کی ایک مثال عرض کرتا ہوں۔

ایک دن میں اپنے ایک دوست کے ساتھ جو یونیورسٹی میں دو سال سے میرا ساتھی ہے۔ (یہ عیسائی ہے مگر شریف انسان ہے) باتیں کر رہا تھا کہ اچانک میرے ذہن میں ایک خیال آیا اور میں نے اس سے بلند آواز سے کہا۔ افسوس! افسوس!! ہرگز نہیں، ہزار بار ہرگز نہیں، یقیناً لوگوں نے اپنی کم مائیگی اور انتہائی جہالت اور کوتاہ بینی کی وجہ سے یہ خیال کر لیا ہے کہ رب العالمین نے سورہ فتح کی آیت ۲۹ کے اس ٹکڑے میں جو فرمایا:۔

سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ۔

اس کی تفسیر یہ ہے کہ جب وہ سجدے کریں تو ضروری ہے کہ ان کی پیشانیوں پر نشان پڑے اور یہ نشان مومنوں کی علامت ہے۔

میں نے کہا یہ ایمان کی نشانی کس طرح ہو سکتا ہے؟ یہ تو سجدوں کی نشانی ہو سکتا ہے ایمان کی نہیں۔ میں چیختا چلا گیا اور کہا اے میرے بھائی! دیکھا! لوگوں کی جہالت اس حد تک پہنچ گئی ہے۔ کہ انہیں اتنا بھی ادراک نہیں ہوا کہ اس کلام کا متکلم اللہ تعالیٰ ہے جو اس قسم کی بے روح باتوں سے بلند و بالا ہے اور بزرگ شان والا ہے اس آیت کا مفہوم کس طرح اتنا تنگ ہو سکتا ہے۔ یہ کیا تفسیر ہے؟ قطعاً یہ تفسیر نہیں ہے۔ ان لوگوں نے اپنی عقل کے مطابق مفہوم نکالا ہے اگر ان کی تفسیر درست مان لی جائے تو بہتر تھا کہ آیت مذکورہ میں وُجُوْهِهِمْ کی جگہ جباههم ہوتا۔ العیاذ باللہ۔

میں نے کہا دراصل اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ ہمیں اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہے کہ وُجُوْهُ جسم کا وہ حصہ ہے جس میں ادراک مرتکز ہوتا ہے بصارت سماعت۔ سونگھنا۔ چکھنا اور احساس اور ہر چیز سے بڑھ کر یہ راز کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں عقل عطا فرمائی ہے پس یہ چہرہ (وَجْهٌ) جب سجدہ کرتا ہے یعنی اپنے رب کے قریب ہوتا ہے تو اس حالتِ سجدہ میں وہ اللہ کے بہت ہی قریب ہو جاتا ہے اور اس کا اثر مومنوں کے چہروں پر ظاہر ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ مومنوں کی عظیم الشان حالت ہے جدید علم نے اس کو ثابت کیا ہے۔ یہ ایک دلیل بطور ہتھیار کے، بشریت کے ہاتھ میں ہے جس سے خدائے بزرگ و عظیم کی قدرت ثابت ہوتی ہے اور دوسری طرف بشریت کی کمزوری پر دلالت کرتی ہے کہ دنیاوی ترقی کوئی چیز نہیں۔ کیونکہ خداوند کریم نے ہمیں ایک عظیم مقصد کی طرف توجہ دلائی ہے یہ اس کا فضل و احسان ہے اور یہ نہایت ہی نفیس اور قیمتی حکمت ہے۔ اسی مفہوم کو اس آیت میں بھی بیان کیا گیا ہے۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ۝

فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

جب مکرم مصطفیٰ ثابت استاذ فاضل اس سال مصر آئے تو میں ان سے ملا۔ اپریل ۱۹۸۳ء میں میری عمر ۲۴ سال ہو جائے گی انشاء اللہ۔ میں ان سے ۷ر دسمبر ۸۲ء کو ملا تھا۔ اور ہم نے باہم گفتگو کی۔ لیکن اس کے بعد ان کے سفر پر جانے اور کئی بار جلسہ سالانہ وغیرہ میں حاضری کی وجہ سے میں ان کا منتظر تھا تا اپنی معلومات میں اضافہ کروں اور شاید اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ارادہ بھی کچھ ایسا ہو جس کو وہی جانتا ہے۔ میں وہ تمام کتابیں جو وہ ساتھ لائے تھے پڑھ چکا ہوں۔ الحمد للہ

پس اب میں چند گذارشات حضور کی خدمت میں عرض کرتا ہوں اور ڈرتا ہوں کہ طویل نہ کر دوں مگر یہ خدا کی نعمت ہے جو اس نے ہم پر کی ہے۔ میری درخواست ہے آپ سے اے خدا کے بندے! اے مسیح موعود اور ہمارے امام مہدی کے خلیفہ! (سیدنا مرزا غلام احمد، علیہ افضل الصلوٰۃ و ازکی السلام جسے جنت میں خداوند کریم نے نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ و ازکی السلام سید ولد آدم کی معیت کا شرف عطا فرمایا ہے) اے میرے آقا حضرت مرزا طاہر احمد، اللہ تعالیٰ آپ سے خوش رہے اور آپ اسکی رضا پر راضی رہیں اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ مالک الملک آپ کو اسلام کیلئے زندہ رکھے اور روح القدس (جبرائیل) علیہ السلام کے ساتھ آپ کی مدد فرمائے۔ ہم سب کے لئے دعا کریں۔

۱۔ میرے والد عبد الغفار کے لئے۔ اس کی بہن اور بہن کے خاندان کے لئے۔

۲۔ میری والدہ ماجدہ کے لئے۔ میرے بہن بھائیوں کے لئے اور میرے دوستوں کے لئے۔ بالخصوص ماہر کے لئے جس کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے مکرم مصطفیٰ ثابت سے ملاقات کا ذریعہ بنا دیا

۳۔ میرے بھائی خالد کے لئے اس کی بیوی اور اہل بیت کے لئے۔ ہمارے پڑوسیوں کے لئے۔

۴۔ میرے دوست ہم جماعت جو عیسائی ہے کے لئے اسی طرح ایک اور عیسائی دوست کے لئے نیز رأفت اور ارمیاہ، جو دونوں عیسائی ہیں کے لئے اور صادق چھوٹا جو میرا پڑوسی ہے اس کے بھائیوں اور اہل خانہ کے لئے۔

۵۔ رضی اور میرے دوست محمود اور اس کے اہل بیت کرام کے لئے۔

۶۔ میرے خالو اور خالاؤں کے لئے۔

۷۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ میرے ان دونوں ہاتھوں پر خدا کی زمین کے کسی خطہ میں اسلام کو غلبہ دے اور خداوند کریم اس دنیا کے کمینہ لوگوں سے مجھے محفوظ رکھے اور یہ کہ اس فانی دنیا کی جدائی اور موت کا دن میرے لئے زیادہ محبوب ہو اس عہد کے توڑنے کی نسبت یا یہ کہ میں اپنے نفس کی طرح جھک جاؤں یا اس دنیا کی طرف یا کسی اور چیز کی طرف ایک لمحہ کے لئے بھی مائل ہو جاؤں۔ اے اللہ میری زبان کو کھول دے تا لوگ میری باتوں کو سمجھ سکیں۔

۸۔ حضور سے درخواست ہے کہ طلال اور اس کے خاندان کے لئے دعا فرمائیں اس نے بھی باتیں سنی ہیں اور بہت پسند کیا ہے۔ الحمد للہ۔ نیز اس کے دوست صادق اور ان کے دوستوں اور شیخ ابراہیم عزت کے لئے اور جو جماعت نمازیوں کی آپ کے ساتھ ہے اور میری والدہ ماجدہ کے لئے الغرض سب کے لئے دعا کریں۔

رَبِّ اَصْلِحْ اُمَّةَ نَبِیِّنَا سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ رَبِّ عَلِّمْنِیْ مَا هُوَ خَیْرٌ عِنْدَكَ رَبِّ اَرِنِیْ اَنْوَارَكَ الْكُلِّیَّةَ رَبِّ اَرِنِیْ حَقَائِقَ الْاَشْیَاءِ رَبِّ هَبْ لِیْ ذُرِّیَّةً طَیِّبَةً۔

میں اس وقت کلیۃ العلوم میں جیالوجی کے تیسرے سال کا طالب علم ہوں۔ خدا کے فضل سے میں ترقی کر رہا ہوں اگرچہ اس کے نہایت ہی بودے اور ناقص طریقہ تعلیم کو میں سخت ناپسند کرتا ہوں علاوہ ازیں میں امریکن یونیورسٹی کا علم حاصل کر رہا ہوں۔ مؤرخہ ۶ر جنوری ۸۳ء کو اس کے ابتدائی کورس میں کامیاب ہو گیا ہوں۔ الحمد للہ۔ ۳۰ر جنوری کو دوسرا کورس شروع کروں گا جس سے مراد لغۃ القور تران ہے اور اس کے بعد آخری کورس رہ جائے گا اور انشاء اللہ اگست میں کلیۃ العلوم کا تیسرا سال اور پھر یہ کورس بھی ختم ہو جائے گا۔

حضور سے درخواست دعا ہے کہ خدا کامیابی عطا فرمائے اور یہ کہ میں متکبر نہ بن جاؤں بلکہ کلیۃً خدا کا متواضع بندہ بنوں۔ میری زبان میں روانی ہو مجھے حکمت اور کتاب سکھلائی جائے اور فصل الخطاب اور یہ کہ کامیابی کے بعد حضور سے ملاقات اس سال کر سکوں۔ انشاء اللہ میں بھی حاضر ہوں اور والد صاحب کو بھی منوا کر لانے کی کوشش کروں گا۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

آپ کا بیٹا محمود۔ ۹۔ ربیع الثانی ۱۴۰۳ھ / ۲۳/۱/۸۳

کیا آپ!
• چندہ عام • حصہ آمد
• چندہ جلسہ سالانہ
ادا فرما چکے ہیں؟
(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

1

بشارت الرحمٰن قمر

(مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب ربوہ ایم اے۔ بی ایس۔ سی)

عزیز بشارت الرحمٰن قمر میٹرک کرنے کے بعد ۱۹۷۵ء میں ۱۸ سال کی عمر میں جامعہ احمدیہ میں داخل ہوئے انہوں نے میٹرک میں سائنس کے ساتھ ۷۱۲ نمبر حاصل کیے تھے۔ جامعہ احمدیہ ربوہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد وہ مدرسہ چھٹہ ضلع گوجرانوالہ میں بطور مربی سلسلہ مقرر ہوئے جہاں ۴ر دسمبر ۱۹۸۲ء کو تربیتی پروگرام کے تحت ایک خادم مکرم طاہر احمد چھٹہ صاحب کے ساتھ موٹر سائیکل پر سفر کے دوران بمقام علی پور چھٹہ ایک ٹرک سے ٹکرا کر بعمر ۲۵ سال شہید ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اس طرح سے خدمتِ دین کے میدان کا اعلیٰ ترین مقصد انہوں نے بہت جلد حاصل کر لیا اور اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔

جامعہ احمدیہ میں وہ خاکسار کے شاگرد رہے۔ کلاس میں بعض لحاظ سے وہ بالکل منفرد نظر آتے تھے جب تمام طلباء آپس میں باتوں میں مصروف ہوتے یہ آخری (دیوار کے ساتھ کی) سیٹ پر مطالعہ میں مصروف نظر آتے۔ کبھی کسی سے جھگڑتے نہیں دیکھا ہمیشہ اپنے ساتھی سے ہنستے ہوئے بات کرتے دیکھا۔ کسی پر کوئی طنز نہیں۔ کسی پر آوازہ نہیں۔ اور کبھی کسی کا مذاق اڑاتے نہیں دیکھا۔ کبھی اپنے استاد سے طنزیہ کلام نہ کیا۔ خاکسار کے ذمہ انگریزی پڑھانا تھا۔ میں نے دیکھا کہ وہ امتحان میں انگریزی کا پرچہ بہت خوبصورت اور واضح طور پر لکھتے اور بعض اوقات ان کا پرچہ ایسا مکمل ہوتا کہ یہ فیصلہ کرنا مشکل ہو جاتا کہ کس سوال سے نمبر کاٹے جائیں۔ ایسی مشکل مجھے صرف دو طالب علموں کے پرچوں کے بارہ میں ہی پیش آئی ایک عزیز جبریل سعید صاحب آف گھانا اور ایک عزیز بشارت الرحمٰن صاحب قمر۔

ایک مرتبہ خاکسار نے انہیں ایک انگریزی کی کتاب دینے کا وعدہ کیا جو ان کے مقالہ میں ممد ہو سکتی تھی۔ ایک چھٹی کے دن وہ اسے لینے میرے گھر آئے۔ خاکسار نے پہلے انہیں حضرت بانیٔ سلسلہ کی کتب پر مشتمل روحانی خزائن کی ایک جلد دی۔ اور اس کے بعض حصے پڑھنے کے لیے کہا۔ وہ اس کتاب کے پڑھنے میں کافی دیر محو رہے۔ اس دوران کھانا بھی تیار ہو گیا۔ میں ان کے پاس کھانا لے کر آیا اور کہا آیئے پہلے کھانا کھا لیں۔ لیکن وہ اپنی محویت میں اسقدر گم رہے کہ انہیں نہ یہ خبر ہوئی کہ ان کے پاس کھانا رکھا گیا ہے اور نہ اس طرف توجہ کہ میں نے انہیں کچھ کہا ہے۔ میں بھی کچھ لکھنے میں مصروف ہو گیا۔ کچھ دیر کے بعد میں نے پھر ان سے کہا کہ کھانا ٹھنڈا ہو رہا ہے آیئے پہلے کھا لیں پھر آپ کے مقالہ کی بات کریں گے۔ اس پر وہ متوجہ ہوئے اور کہا۔ "مجھے یہ کتاب پڑھنے کا اس قدر لطف آ رہا ہے کہ میں اسے چھوڑ نہیں سکتا۔ میرے بہت سے سوالات کے جوابات مجھے مل رہے ہیں۔ یہ کہہ کر پھر پڑھنے میں مصروف ہو گئے۔ کچھ دیر کے بعد انہوں نے کتاب سے نظر ہٹائی اور کھانے کی طرف دیکھ کر کہنے لگے "اچھا آپ تو کھانا بھی لے آئے۔ لیکن میرا تو آج نفلی روزہ ہے"۔ میں کھانا واپس لے گیا۔ اور جب خود کھانا کھا کر واپس آیا تو وہ بدستور اسی کتاب کو پڑھنے میں مصروف تھے۔ میں نے ان سے کہا کیا وہ انگریزی والی کتاب نہیں پڑھنی۔ جواب ملا آج تو میں یہی کتاب پڑھ کے اٹھوں گا اس کے لیے پھر آؤں گا۔

کئی مرتبہ سخت گرمی کے دنوں میں بھی ایسے ہوا کہ ان کے آنے پر میں ان کے پاس پانی لایا تو وہ بتاتے کہ ان کا نفلی روزہ ہے۔

ایک مرتبہ خاکسار نے ان سے پوچھا کہ میٹرک میں آپ نے اتنے اعلیٰ نمبر حاصل کیے۔ آپ نے اس کے بعد کالج میں داخلہ کیوں نہ لیا اور ایف ایس سی کر کے ڈاکٹری یا انجینئرنگ کا رُخ کیوں نہ کیا۔ اس کے جواب میں انہوں نے کہا۔ "میں نے داخلہ بھی لیا اور تقریباً ایک سال پڑھتا بھی رہا۔ لیکن اس دوران میری پڑھائی کی طرف رغبت ختم ہو گئی۔ اور طبیعت اُچاٹ سی رہنے لگی۔ پھر میں پڑھائی چھوڑ کر کام کی تلاش میں اِدھر اُدھر پھرتا رہا۔ لیکن نہ کسی کام میں رغبت پیدا ہوئی اور نہ کسی تعلیم میں۔

" ایک مرتبہ میں خدام الاحمدیہ کی تربیتی کلاس میں شمولیت کے لیے ربوہ آیا۔ اس کلاس کا ماحول اور بالخصوص جامعہ احمدیہ کے طلبا کو دیکھ کر طبیعت بڑی شدت سے اس طرف راغب ہوئی کہ میں زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخلہ لے لوں۔ جامعہ میں داخلہ لیتے ہی میری گھٹن ختم ہو گئی اور دل کو اطمینان اور سکون مل گیا۔ اور یہاں کے مضامین کے لیے میرا ذہن کھل گیا"۔

میں نے کہا آپ کا مادی قوت اور رجحان کا مقابلہ اور دین کے لیے قربانی کا جذبہ قابلِ صد ستائش ہے۔ کہ باوجود مواقع اور وسائل موجود ہونے کے آپ نے عارضی دنیاوی چمک دمک والی زندگی کے مقابل وقف کی سادہ اور ظاہری لحاظ سے غریبانہ زندگی کو ترجیح دی اللہ تعالیٰ آپ کی ایسی قربانی کو کبھی ضائع نہیں کریگا خدا کرے کہ تعلیم سے فراغت کے بعد بھی آپ کا عزم بڑھتا رہے۔ اور آپ کو اس کے مقابل کھڑی ہونے والی دیواروں کا مقابلہ کرنے کی توفیق ملتی رہے میرے ذاتی تجربہ کا نچوڑ یہ ہے کہ دین کی راہ میں سب سے بڑی روک خود انسان کا اپنا نفس ہی ہو سکتا ہے۔ اس میدان میں سب سے بڑا ابتلاء عزتِ نفس کا پیش آتا ہے اس کے لیے آپ کو اپنی طرف سے اپنی ظاہری عزت کو اٹھا کر کسی کونے میں پھینکنا پڑے گا۔

میں آپ سے یہ باتیں اس لیے نہیں کہتا کہ آپ کو وقف سے ڈراؤں بلکہ صرف اس لیے کہ آپ ایسی صورت حال کے لیے بھی اپنے آپ کو ابھی سے تیار رکھیں۔ اس پر انہوں نے کہا۔

" میری تو صرف یہ خواہش ہے کہ مجھے سلسلہ کی خدمت کا موقعہ ملے۔ خواہ مجھے کوئی حقیر ترین کام ہی دیا جائے خواہ جھاڑو دینے پر ہی لگایا جائے۔ مجھے اپنے دل میں یوں محسوس ہوتا ہے کہ اگر کوئی مجھے دکھ اور اذیت پہنچا کر بھی یہ کہے کہ تم دین کا فلاں کام کرو تو مجھے اس سے اور بھی خوشی ہو گی۔ بعض اوقات تو میں اپنے آپ کو خود تکلیف میں ڈال کر اور اپنے جسم کو تکلیف دے کر یہ دیکھا کرتا ہوں کہ مجھ میں کتنی قوتِ برداشت ہے۔ باقی مجھے اس کی قطعاً پرواہ نہیں کہ کوئی مجھے کیا کہتا ہے مجھے بے شک کوئی بے وقوف کہے۔ پاگل کہے احمق کہے اور خواہ مجھے کچھ بھی نہ دیا جائے بلکہ جو کچھ میرے پاس ہے وہ بھی لے لیا جائے۔ صرف مجھے دین کی خدمت کا موقعہ دیا جائے۔ مجھے تو صرف اس بات کی خوشی ہو گی کہ میں خدا کی راہ میں جان دینے کے لیے قبول کیا گیا ہوں۔

میں چاہتا ہوں کہ میرے کام کی کوئی داد نہ دی جائے اور مجھے حقیر سمجھا جائے۔ تاکہ مجھ پر کبر اور ریاء کے آثار ظاہر ہونے نہ پائیں مجھے تو ماتحتی اور اطاعت میں ایک خاص لطف محسوس ہوتا ہے۔ میں تو بانیٔ سلسلہ کے فلسفہ فنا فی اللہ سے یہی کچھ سمجھا ہوں"۔

ان کے اس جواب نے مجھے اپنے اندر جھانکنے پر مجبور کر دیا۔ اور مجھے اپنے آپ سے شرم آنے لگی کہ میں نے ان سے ایسی باتیں کیوں کہیں۔ اور مجھے وہ اپنے مقابل کہیں زیادہ بلند مقام پر کھڑے نظر آئے اور میں نے صوفیاء کرام کے جو واقعات پڑھے تھے اُنکی نمایاں جھلک ان میں نظر آنے لگی۔

ایک مرتبہ عزیز بشارت الرحمٰن مجھے مکرم وسیم احمد ظفر صاحب ابن الحاج محمد شریف صاحب اکاؤنٹنٹ جامعہ احمدیہ کے ہمراہ (حاجی صاحب موصوف کے مکان کے قریب ہی) راہ چلتے ہوئے ملے۔ جب وہ میری طرف بڑھے تو دونوں بے حد خوش نظر آ رہے تھے۔ اور مجھے بتایا کہ ہماری فلاں فلاں علاقہ میں بطور مربی تعینات ہو گئی ہے اور ہم کل صبح اپنے اپنے کام پر روانہ ہو رہے ہیں۔ اور کہا کہ آپ ہمارے لیے دعا کریں اور ہمیں کوئی نصیحت کریں اور راہنمائی کریں۔

میں نے کہا اللہ تعالیٰ آپ کو شاندار کامیابی عطا کرے بس خدا تعالیٰ سے مدد مانگتے رہنا اور کبر اور تعلّی سے پرہیز کرنا اور کوشش کرنا کہ کبھی کسی سے بھی کسی قسم کے جھگڑے کی صورت پیدا نہ ہونے پائے میں نے آپ دونوں کو کلاس میں قریب سے دیکھا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ دونوں کو کوئی دقت پیش نہ آئے گی اور آپ انشاء اللہ ضرور کامیاب ہوں گے۔

جب مکرم وسیم صاحب اپنے گھر چلے گئے اور میں اپنے راستے پر چل پڑا تو عزیز بشارت الرحمٰن قمر میرے پیچھے آئے اور کہا ٹھہریئے آپ مجھے چند باتیں ضرور بتائیں جن کا میں خاص خیال رکھوں۔ جس طرح آپ بعض اوقات کلاس میں بتایا کرتے تھے۔ میں نے ان کو پانچ باتیں بتائیں۔

میں نے ان کو پہلی بات یہ بتائی کہ ابتداً آپ خود اپنا کوئی پروگرام نہ بنائیں۔ بلکہ مقامی امیر یا صدر صاحب سے پروگرام حاصل کریں۔ تا آپ ان کے علم اور تجربہ سے پورا فائدہ حاصل کر سکیں۔ بعد میں جب وہ اجازت دیں تو آپ اپنا پروگرام بنا کر ان کو اس کی اطلاع دیکر مشورہ حاصل کریں۔ اور یہ کوشش کیا کریں کہ آپ کا ہر معرکہ ان کی وساطت سے سر ہو اور آپ کے ہر اچھے انتظام کا سہرا اُن کے سر پر ہو۔ اور جو کام بھی وہ آپ کے سپرد کریں خوشی سے کریں خواہ وہ بظاہر کتنا ہی حقیر ہو۔

دوسری بات یہ بتائی کہ اگر جماعت میں کسی دو فریق یا کسی دو افراد میں جھگڑا ہو تو اپنے آپ کو قطعاً اس میں ملوث نہ کریں۔ اگر ہو سکے تو یہ کوشش کریں کہ وہ جھگڑا جلد از جلد ختم ہو جائے۔

وہ کہنے لگے کہ اگر میں اپنے آپ کو جھگڑے میں ملوث نہ کروں تو اسے ختم کس طرح کر سکوں گا؟ میں نے ان سے کہا کہ اس کی عملی صورت یہ ہو سکتی ہے کہ آپ اس وقت تک اس میں دخل نہ دیں جب تک مقامی امیر یا صدر آپ کو اس کے لیے نہ کہیں۔ اور جب آپ کو اس میں دلچسپی لینے کے لیے کہا جائے تو ایسا طریق اختیار کریں کہ دونوں میں سے کسی کو یہ محسوس نہ ہونے پائے کہ آپ دوسرے کی طرفداری کر رہے ہیں۔ اور دونوں میں سے ہر ایک کو دوسرے کے درست پہلو کی طرف توجہ دلائیں۔ اور بانیٔ سلسلہ کی اس تعلیم کی طرف بار بار توجہ دلائیں کہ آپس کے اختلافات کو یکسر مٹا کر ایسے ہو جاؤ جیسے ایک ماں کے پیٹ سے دو بھائی۔ اور بچے ہو کر جھوٹوں کی طرح تذلل اختیار کرو اور یہ کہ انہوں نے اسلام کا مطلب ہی یہ بتایا ہے کہ اپنا حق چھوڑ کر بھی امن اور صلح کی فضا پیدا کی جائے۔ آپ کے دل میں دونوں کی گہری محبت ہو جسے وہ دونوں محسوس بھی کریں۔ اور جماعت کی طرف سے جو انتظامات آپ کی رہائش یا آپ کے کھانے پینے وغیرہ کے سلسلہ میں کیے جائیں ان کے بارہ میں کسی قسم کی شکایت نہ کریں اور جماعت کے کسی فرد پر بوجھ بننے سے بچنے کی کوشش کریں۔ اور اپنے لیے کبھی خاص مراعات کا مطالبہ نہ کریں۔

تیسری بات یہ بتائی کہ اپنے آپ کو زیادہ سے زیادہ افراد کے لیے مفید وجود بنانے کی کوشش کریں جماعت کے ہر فرد سے بالمشافہ واقفیت پیدا کریں اور اس کا انتظار نہ کریں کہ کوئی خود پہل کرے اور آپ سے آ کر ملے۔ اور نہ صرف اپنی جماعت کے افراد سے بلکہ ماحول میں غیروں سے بھی واقفیت بڑھائیں اور اپنے ذریعے ان میں خوشی کی فضا پیدا کرنے کی کوشش کریں اس کے لیے حتی الوسع اختلافی امور پر بات کرنے سے اجتناب کریں ان سے تعلقات بڑھائیں اور ان کے ذاتی مسائل اور مشکلات کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حل تجویز کریں اور ان کو نزدیک سے آپ کا مطالعہ کرنے کا موقع دیں۔ اور ان کے لیے بھی مفید وجود بننے کی کوشش کریں۔

چوتھی بات یہ بتائی کہ اپنے ماحول میں دوسروں کی مسجد کے امام الصلوٰۃ یا ان کے کسی لیڈر کے خلاف کوئی بات نہ کریں۔ بلکہ ان کا پورا ادب اور احترام کریں۔ اور ان سے بات کرتے وقت سیاسی اختلافات کے ذکر سے گریز کریں۔ اس قسم کی باتوں پر زور دیں کہ اسلام تو بنیادی طور پر اپنوں اور غیروں سے بلا تفریق عقائد باہم رواداری اور امن و صلح کی تعلیم دیتا ہے۔ اور اس سلسلہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی مثالیں دیں اور ایسے واقعات دوہرائیں جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کافروں مشرکوں بلکہ دشمنوں سے بھی عدیم المثال حسن سلوک فرمایا۔

پانچویں بات یہ بتائی کہ مرکزی دفتر میں اپنے کام کی مختصر رپورٹ باقاعدگی سے بھیجتے رہنا اور مرکز کی اجازت کے بغیر کبھی اپنا سٹیشن نہ چھوڑیں۔

عزیزم بشارت الرحمٰن قمر کے بارہ میں ان کے والد محترم مکرم عبدالرحمٰن صاحب گھڑی ساز مقیم جھنگ نے بتایا کہ بشارت کی پیدائش ۲۲ر جولائی ۱۹۵۷ء میں ہوئی۔ اس کی پیدائش سے قبل ایک مرتبہ رمضان المبارک میں جب میں عصر کی نماز کے آخری قعدہ میں تھا تو اچانک مجھے تین چار دن کا خوب روشن چاند نظر آیا جو دیکھتے ہی غائب ہو گیا۔ حضرت بانیٔ سلسلہ کے وقت کے ایک احمدی بزرگ مرزا حسام الدین صاحب نے جب مجھ سے یہ بات سنی تو فرمایا اللہ تعالیٰ تم کو ایک خوبصورت بیٹا دے گا۔ جو نیک صفات والا ہوگا اور دین کی نمایاں خدمت کرے گا۔ اسی طرح بشارت کی والدہ کو بھی خواب میں بدراً منیر کے الفاظ سنائی دیئے اس کے بعد ہمیں خواب کے ذریعہ اس کی پیدائش کی تاریخ اور دن بھی بتایا گیا۔ اسی بناء پر اس کے نام کے ساتھ قمر بھی لگایا گیا۔

"اب اس کی شہادت پر یہ انکشاف ہوا کہ وہ واقعی قمر تھا۔ اور تھا بھی صرف تین چار دن کا

"جب میٹرک میں اس نے ۱۲۰ نمبر لیے تو میں نے ارادہ کیا کہ میرے لیے بھی حالات ہوئے میں اسے ضرور ڈاکٹری کی تعلیم دلواؤں گا۔ چنانچہ تعلیم الاسلام کالج میں اسے داخل کروایا۔

ان دنوں چوہدری محمد علی صاحب اس کالج کے پرنسپل ہوا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ جب میں اسے ملنے آیا تو چوہدری صاحب سے بھی ملا۔ انہوں نے کہا کہ یہ بچہ بے حد ذہین ہے۔ اس عمر میں یہ مجھ سے ایسے سوال پوچھتا ہے کہ میں حیران رہ جاتا ہوں۔ اسے ضائع نہیں کرنا۔ ہم اسے ہر ممکن رعایت دینے کے لیے تیار ہیں

لیکن ایک مرتبہ ہمیں صاحبزادہ محمد طیب صاحب (جو ان دنوں جھنگ میں مقیم تھے) کے بیٹے جمیل صاحب نے بتایا کہ آپ کا بیٹا تو بالکل پڑھائی نہیں کرتا۔ وہ کہتا ہے میرا اس پڑھائی میں دل نہیں لگتا۔

جب بشارت گھر آیا تو میں نے پڑھائی میں دلچسپی نہ لینے کی وجہ دریافت کی تو وہ کہنے لگا میں کیا کروں۔ جب میں کتاب لے کر بیٹھتا ہوں تو اس کے لیے میرا ذہن کام ہی نہیں کرتا۔ میں نے سمجھا کہ یہ بہانے کرتا ہے۔

ہمارے ایک تعلق دار نے ایک دریا کے بند کا ٹھیکہ لیا۔ گرمی کی چھٹیوں کے دوران میں نے ان سے کہا کہ آپ بشارت کو بھی بطور مزدور کام پر لگا لیں اور اس سے خوب سختی سے مزدوری کرائیں۔ تاکہ اس کے دل میں تعلیم کی اہمیت کا احساس بڑھے۔ چنانچہ چلچلاتی دھوپ میں سخت محنت و مشقت کے ساتھ مٹی اٹھا اٹھا کر پھینکتا رہا۔ اور لگاتار یہ کام کرتا رہا لیکن اُف تک نہ کی اور نہ مجھ سے نہ کسی اور سے میرے بارہ میں شکوہ کیا۔

"ایک مرتبہ میرے ایک دوست مکرم محمد شفیع صاحب میرے پاس آئے۔ بشارت بھی ان کے ساتھ تھا۔ اور مجھ سے کہا میں نے اس بچے کو چلچلاتی دھوپ میں پسینے میں شرابور مٹی اٹھاتے دیکھا تو مجھ سے برداشت نہ ہو سکا۔ میں نے اسے کہا تم یہ کام چھوڑ دو اور کوئی اور کام کرو۔ اس نے کہا۔ اس کام پر مجھے میرے والد صاحب نے لگایا ہے جب تک وہ نہیں کہیں گے میں اسے نہ چھوڑوں گا۔ مکرم محمد شفیع صاحب نے کہا میں آپ کی منت کرتا ہوں کہ اس پر رحم کریں۔ یہ کام اس کمزور سے بچے کے لیے مناسب نہیں۔ اسے وہاں سے ہٹا لیں۔ میں نے ان کی بات مان کر اسے وہاں سے ہٹا دیا۔

اس کے بعد جب میں نے اپنی بیٹھک تعمیر کرائی تو اسے بطور مزدور معمار کے ساتھ لگوایا۔ میرا مقصد یہی تھا کہ یہ بہانہ سازی نہ کرے اور تعلیم کی اہمیت کو سمجھے اس نے وہاں بھی بڑی محنت سے اینٹیں اور گارا اٹھایا پھر زبان پر حرفِ شکایت نہ لایا۔ لیکن کتاب کو پھر بھی ہاتھ نہ لگایا۔

یہ باتیں کرتے ہوئے ان کی آواز بھر آگئی اور آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور فرمایا۔

مجھے اب یہ سوچ کر سخت تکلیف ہوتی ہے کہ میں نے اس وقت اس قدر سختی کیوں کی اور اس پر اعتبار کیوں نہ کیا۔

ایک مرتبہ تربیتی کلاس میں شامل ہونے کے لیے یہ ربوہ گیا۔ وہاں سے واپس آکر اس بات پر شدید اصرار کیا کہ اُسے جامعہ میں داخل ہونے کی اجازت دی جائے۔ میں نے اور اس کی والدہ نے کہا کہ تم نے میٹرک میں اتنے اعلیٰ نمبر لیے تھے۔ ہماری تو یہ خواہش تھی کہ تم ایف ایس سی میں اعلیٰ نمبر لے کر ڈاکٹری کی تعلیم حاصل کرتے اس نے کہا میں کیا کروں کہ مجھے دنیاوی تعلیم کی طرف کوئی رغبت نہیں۔ لیکن دینی علوم کی طرف خوب رغبت ہے پھر اپنی امی سے الگ کہا کہ آپ ابا جان سے جامعہ میں داخل ہونے کی اجازت دلوا دیں۔ میں انشاء اللہ دینی علوم میں ترقی کروں گا اور دیکھنا ایک دن آپ کا نام روشن کروں گا۔ (باقی)

"الفضل کی اشاعت دس ہزار تک پہنچانا ہمارے پیارے آقا کی خواہش ہے — یہ بات یاد رکھیئے"

بسلسلہ مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

طاعون کی وبا اور آسمانی رحمت کا نشان

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ اپنی کتاب کشتی نوح میں فرماتے ہیں:۔

"اگر ہمارے لئے ایک آسمانی روک نہ ہوتی تو سب سے پہلے رعایا میں سے ہم ٹیکا کراتے اور آسمانی روک یہ ہے کہ خدا چاہتا ہے کہ اس زمانہ میں انسانوں کے لئے ایک آسمانی رحمت کا نشان دکھا دے سو اس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تو اور جو شخص تیرے گھر کی چار دیواری کے اندر ہوگا اور جو کامل پیروی اور اطاعت اور سچے تقویٰ سے تجھ میں محو ہو جائے گا۔ وہ سب طاعون سے بچائے جائیں گے۔ اور ان آخری دنوں میں خدا کا یہ نشان ہوگا تا وہ قوموں میں فرق کر کے دکھلا دے۔ لیکن جو کامل طور پر پیروی نہیں کرتا وہ تجھ میں سے نہیں ہے۔ اس کیلئے مت دل گیر ہو۔ یہ حکم الٰہی ہے جس کی وجہ سے ہمیں اپنے نفس کے لئے اور ان سب کے لئے جو ہمارے گھر کی چار دیواری میں رہتے ہیں ٹیکہ کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ جیسا میں ابھی بیان کر چکا ہوں آج سے ایک مدت پہلے وہ خدا جو زمین و آسمان کا خدا ہے جس کے علم اور تصرف سے کوئی چیز باہر نہیں اس نے مجھ پر وحی نازل کی ہے کہ میں ہر ایک ایسے شخص کو طاعون کی موت سے بچاؤں گا جو اس گھر کی چار دیواری میں ہوگا بشرطیکہ وہ اپنے تمام مخالفانہ ارادوں سے دست کش ہو کر پورے اخلاص اور اطاعت اور انکسار سے سلسلہ بیعت میں داخل ہو اور خدا کے احکام اور اس کے مامور کے سامنے کسی طور سے متکبر اور سرکش اور مغرور اور غافل اور خود سر اور خود پسند نہ ہو۔ اور عملی حالت موافق تعلیم رکھتا ہو۔" (کشتی نوح صفحہ ۵۔ ۴)

(فائد تعلیم۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

قرارداد تعزیت

جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر کا یہ ہنگامی اجلاس محترم الحاج قریشی محمد اقبال صاحب امیر جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ کی وفات پر شدید رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ مرحوم نہایت ہی بُردبار، زیرک احمدیت کے شیدائی، خلافت حقہ سے والہانہ محبت کرنے والے پابند صوم و صلوٰۃ، تہجد گذار اور دعاؤں سے شغف رکھنے والے بزرگ تھے۔ عرصہ دراز پنجاب پولیس میں ملازم رہے اور لائن آفیسر کی حیثیت سے ریٹائرڈ ہوئے۔ دورانِ ملازمت فرض شناسی، مستعدی، حق گوئی اور راست گوئی کے لحاظ سے اپنے محکمہ کے لئے ایک مثال جانے جاتے تھے۔ آپ کو ایک لمبا عرصہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نور اللہ مرقدہٗ کے محافظ خاص رہنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ریٹائرمنٹ کے بعد سات سال تک جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ کے امیر رہے۔ آپ نے امارت کے فرائض خوش اسلوبی لگن اور جانفشانی سے ادا کئے۔ آپ عرصہ سے عارضہ قلب میں مبتلا تھے۔ ڈاکٹروں نے مکمل علاج اور آرام کی تاکید کی۔ لیکن جماعتی اہم امور کے پیش نظر آپ نے ہمیشہ ہی ڈاکٹری مشورہ نظر انداز کیا اور اہم امور کی انجام دہی میں منہمک ہو گئے اور حقیقتاً دین کو دنیا پر مقدم کرتے ہوئے اپنی صحت کی پرواہ نہ کی اور یہی امر ان کی صحت کی مزید خرابی اور آخر موت کا باعث ہوا۔

آپ کو دل کا عارضہ سات سال سے تھا لیکن نومبر ۸۲ء سے بیماری شدت اختیار کر گئی۔ کبھی کبھی افاقہ بھی ہوتا رہا۔ مگر ۲ر فروری سے طبیعت زیادہ بگڑنی شروع ہوئی۔ بالآخر مورخہ ۸ر فروری بروز منگلوار صبح پونے چھ بجے جان جاں آفریں کے سپرد کر دی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اسی روز ۱۰ بجے بعد از دوپہر محترم بابو قاسم الدین صاحب نے محلہ پورن نگر سیالکوٹ میں نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احمدی و غیر احمدی احباب نے شرکت کی بعدہٗ جنازہ بذریعہ وین ربوہ لے جایا گیا۔ جہاں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بعد نماز عشاء نماز جنازہ پڑھائی۔ موصی ہونے کے باعث مقبرہ بہشتی میں تدفین ہوئی تدفین کے بعد محترم مولوی دوست محمد شاہد صاحب نے دعا کرائی۔

مرحوم قریشی صاحب نے ایک بیوہ تین بچے اور چار بچیاں پسماندگان میں چھوڑی ہیں۔ جملہ اراکین جماعت احمدیہ شہر سیالکوٹ مرحوم کے لواحقین سے دلی اظہار تعزیت کرتے ہیں۔ اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں مقام قرب سے نوازے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کا ہر حال میں حافظ و ناصر ہو۔

(ہم ہیں جملہ اراکین جماعت احمدیہ سیالکوٹ شہر)

سالانہ تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی سالانہ تربیتی کلاس انشاء اللہ العزیز ۲۲ر اپریل تا ۵ر مئی ربوہ میں منعقد ہوگی۔ ہر مجلس سے ایک نمائندہ ضرور بھجوائیں۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ جدید ایک عظیم صدقہ جاریہ ہے جو ردِّ بلیّات کا موجب بنتا ہے (ناظم مال وقف جدید)

لجنات اماء اللہ کی روح مسابقت الی الخیرات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتر سوم کا کام لجنہ کے سپرد فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا:۔

"لجنہ اماء اللہ انشاء اللہ تعالیٰ بڑی تیزی کے ساتھ اس طرف توجہ کرے گی۔"

چنانچہ حسب ذیل اعداد و شمار جو بفضلِ خدا دفتر سوم میں غیر معمولی اضافہ کا اظہار کر رہے ہیں۔ لجنات میں روح مسابقت اور جذبہ اطاعت پر دال ہیں۔ ویسے تو تقریباً ہر مقام کی لجنہ نے کچھ نہ کچھ دفتر سوم میں اضافہ رونما کیا ہے مگر درج ذیل فہرست میں ان کا ذکر ہے۔ جنہوں نے کم از کم ۱½ گنا اضافہ کیا ہے۔ فجزاھن اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ جملہ قارئین کرام سے سب کے لئے دعا کی درخواست ہے:

(وکیل المال اوّل)

قسط اوّل

نمبر شمار	مقام	اضافہ	نمبر شمار	مقام	اضافہ
۱۔	ربوہ	تین گنا	۱۷۔	جھنگ شہر	پانچ گنا
۲۔	سرگودھا	چار "	۱۸۔	شورکوٹ شہر	سات "
۳۔	میانی	چھ "	۱۹۔	شورکوٹ چھاؤنی	سالِ گذشتہ صفر سال روپے ۲۵
۴۔	چک نمبر ۳۳ جنوبی ضلع سرگودھا	دو "	۲۰۔	خوشاب شہر	پانچ گنا
۵۔	فیصل آباد	چار "	۲۱۔	ڈیرہ ملک چانن خان	سالگذشتہ صفر سال روپے ۱۰۰
۶۔	چک ۸۹ رتن ضلع فیصل آباد	دو "	۲۲۔	ٹوبہ ٹیک سنگھ	گیارہ گنا
۷۔	چک ۱۴ ج ب "	سات "	۲۳۔	چک ۲۹۷ ج ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ	سولہ "
۸۔	چک ۹۶ گ ب "	بیس "	۲۴۔	" ۲۶۹ ج ب جودھانگری "	سالگذشتہ صفر سال روپے ۹۵
۹۔	چک ۶۴۴ گ ب "	تین "	۲۵۔	حیدر آباد	دو گنا
۱۰۔	سمندری "	دو "	۲۶۔	میرپور خاص	ڈیڑھ "
۱۱۔	چک ۲۷۵ ج ب "	سو "	۲۷۔	جہلم شہر	پندرہ "
۱۲۔	" ۲۷۶ ر ب گوکھووال "	چودہ "	۲۸۔	پنڈ دادنخاں	سالگذشتہ صفر سال روپے ۲۷
۱۳۔	احمد نگر ضلع جھنگ	بیس "	۲۹۔	گجرات	ڈیڑھ گنا
۱۴۔	چک ۴۹۷ ج ب "	بارہ "	۳۰۔	چک سکندر	" "
۱۵۔	پیلووال سیدال "	ڈھائی "	۳۱۔	کھوکھر غربی	تین "
۱۶۔	گڑھ موڑ "	چھ "	۳۲۔	شاہ تاج شوگر ملز	سالگذشتہ صفر سال روپے ۵۹

(وکالت مال اوّل تحریک جدید ربوہ)

ناصرات الاحمدیہ کا سالانہ مرکزی امتحان

ناصرات کا سالانہ مرکزی امتحان لائحہ عمل میں درج شدہ نصاب کے مطابق یکم مئی ۱۹۸۳ء کو ہوگا (انشاء اللہ) ناصرات کی سیکرٹریان ۱۵ مارچ تک دفتر لجنہ مرکزیہ کو اطلاع دیں کہ انہیں تینوں معیاروں کے لئے الگ الگ کتنے پرچوں کی ضرورت ہے۔ کسی کے پاس لائحہ عمل نہ ہو تو وہ بھی مرکز سے منگوالے۔

(سیکرٹری ناصرات مرکزیہ)

مرکزی پالیسی دربارہ وقف جدید دفتر اطفال

(بابت ۱۹۸۳ء)

تدریجی وصولی پر زور دیا جائے۔ بہرصورت اپنے ٹارگٹ کا ایک چوتھائی پہلی سہ ماہی میں یعنی مارچ کے اواخر تک وصول کیا جائے۔ یکم تا ۸ مارچ ہفتہ وقفِ جدید منایا جائے

(سیکرٹری وقفِ جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

مکرم بزرگوارم ڈاکٹر عزیز الدین صاحب مرحوم ہارٹ اٹیک کی وجہ سے ۱۰ دسمبر ۱۹۸۲ء کو رات ۱۲ بجے اس جہانِ فانی سے رخصت ہو گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ڈاکٹر صاحب مرحوم بستی ضلع پشاور کے رہنے والے تھے مخلص اور احمدیت کے شیدائی۔ دعا گو صاحب کشوف و رؤیا کم گو اور ہر وقت مسکراتے رہنے والے بزرگ تھے نرمی اور حلیمی اور سادگی سے بھرپور زندگی سے اللہ تعالیٰ نے نوازا جلسہ سالانہ اور اجتماعات میں ضرور شریک ہوتے خواہ کتنا ضروری کام ہوتا ان کو چھوڑ کر ربوہ پہنچتے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ اور ۹ بیٹیاں (جن میں سے ۳ غیر شادی شدہ ہیں) اور تین بیٹے چھوڑے ہیں۔ ان میں سے فیروز احمد جو آج کل امریکہ میں ہیں اس موقع پر موجود نہ تھے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ پسماندگان کو صبر کی توفیق عطا فرمائے اور ڈاکٹر صاحب مرحوم و مغفور کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور خود راضی ہو اور ان کی اولاد کو ان کے نیک نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرماوے اور احمدیت کی شیدائی اور جاں نثار بنائے آمین ثم آمین۔

(سعید احمد خان سہیل مربی سلسلہ کوہاٹ)

● میری والدہ محترمہ حسین بی بی صاحبہ مورخہ ۲/۸۳ بوقت ۱۰ بجے صبح انتقال کر گئی ہیں مرحومہ پابند صوم و صلوٰۃ اور تہجد گزار تھیں۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ آمین

(رشید احمد نمبردار چک ۸۰ شمالی ضلع سرگودھا)

ہمارے برادر عزیز میاں محمد صدیق مومن دارالپوری قضائے الٰہی سے مورخہ ۲۲ فروری کو بوقت ۲ بجے صبح وفات پا گئے ہیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحوم انتہائی نڈر احمدی۔ مہمان نواز اور خادمِ احمدیت تھے۔ جماعت کی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے پسماندگان میں ایک لڑکا ناصر احمد مومن اور ایک لڑکی فوزیہ صدیق چھوڑے ہیں۔ مرحوم کی بلندیٔ درجات اور پسماندگان کو صبرِ جمیل توفیق عطا ہونے کے لئے درخواستِ دعا ہے

(سوگواران۔ بشیر احمد۔ ضمیر احمد۔ مبارک احمد۔ پسران میاں محمد اسماعیل دارالپوری۔ فیصل آباد)

● میری والدہ محترمہ سردار بی بی صاحبہ بیوہ چوہدری لال خان صاحب چھٹہ مرحوم آف سلہوکے چھٹہ ضلع گوجرانوالہ ۲ فروری ۱۹۸۳ء کو مانگٹ اونچہ ضلع گوجرانوالہ میں وفات پا گئیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحومہ موصیہ تھیں اس لئے دوسرے روز یعنی ۳ فروری ۱۹۸۳ء کو جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے از راہِ شفقت بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

مرحومہ محترم چوہدری محمد خاں صاحب مرحوم نمبردار مانگٹ اونچہ ضلع گوجرانوالہ (یکے از اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کی بیٹی تھیں اور موضع سلہوکی میں ایک لمبے عرصہ تک ان اور ان کے خاوند کے علاوہ اور کوئی احمدی نہیں تھا باوجود شدید تکالیف اور ابتلاؤں کے مرحومہ احمدیت پر ثابت قدم رہیں اور اخلاص کا بہترین نمونہ دکھایا۔

پسماندگان میں میرے علاوہ دو لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں جو سب کے سب خلافت سے وابستہ ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے اور ہم جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(نصر اللہ خاں چھٹہ سلہوکے چھٹہ ضلع گوجرانوالہ)

ضرورت پہرے دار

گول بازار ربوہ میں رات کے پہرہ کے لئے دو مستعد پہرے داروں کی ضرورت ہے طرحی کے ریٹائرڈ افراد کو ترجیح دی جائے گی صرف رات کو ڈیوٹی ہوگی دن کے وقت اپنا کام کر سکیں گے تنخواہ معقول دی جائے گی انشاء اللہ ضرورت مند دوست خاکسار سے رابطہ قائم کریں۔ (صدر عمومی۔ ربوہ)

قائدین کرام! اپنی مجلس کے ناظم صاحب اطفال/مربی صاحب اطفال کا جلد از جلد تقرر فرمائیں۔

(سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے ارشاد کے مطابق الفضل کی توسیع اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ (مینیجر)

احمدی والدین امتحان کا نتیجہ نکلنے پر اپنے بچوں کے نتائج نظارت تعلیم کو بھجوائیں

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کا مقصد تمام ممالک میں احمدیت کی خدمتِ اسلام کی باتصویر تاریخ بنانا ہے

(وکیل صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

اعانت الفضل

لجنہ اماء اللہ محلہ دارالرحمت غربی کی ممبرات نے دوسرے مستحقین کے نام الفضل جاری کرنے کے لئے ایک ہزار دو صد پچیس روپے کی رقم ارسال کی ہے خاکسار ان سب بہنوں کا شکر گزار ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اموال اور نفوس میں برکت ڈالے اور دینی و دنیوی نعمتوں سے نوازے۔ آمین۔

ایک سال کا چندہ بطور اعانت ۱۲۵ روپے ادا کرنے والی ممبرات

محترمہ مسعودہ بیگم اہلیہ خواجہ محمد حنیف مرحوم۔ محترمہ امۃ الکریم اہلیہ مجید احمد صاحب۔ محترمہ امۃ الرحمٰن ملک اہلیہ عبدالمجید آئرن سٹور۔ محترمہ عنایت بیگم اہلیہ میجر بشیر احمد صاحب۔ محترمہ سلامت ناہید صاحبہ اہلیہ احمد حسین صاحب۔ محترمہ حمیدہ رانجھا صاحبہ اہلیہ عطاء اللہ رانجھا صاحب۔ محترمہ ناصرہ شاہین اہلیہ عبدالغنی صاحب مرحوم۔

متفرق رقوم پیش کرنے والی ممبرات

محترمہ طاہرہ مسعود صاحبہ اہلیہ مسعود احمد صاحب ۵۰/- روپے۔ محترمہ صغریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ رفیع ایڈووکیٹ صاحب ۲۵/- روپے۔ مکرم اقبال بیگم اہلیہ بشیر احمد صاحب ۲۵/- روپے۔ مبارکہ بیگم اہلیہ ڈاکٹر رشید احمد صاحب ۲۰/- روپے محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ ۲۰/- روپے۔ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ سردار محمد صاحب ۱۰/- روپے اہلیہ مولوی عبداللطیف بہاولپوری مرحوم ۱۰/- روپے۔ مائی نواب بی بی صاحبہ ۱۵/- روپے۔ محترمہ عطیہ بنت ثناء اللہ صاحب ۱۵/- روپے بشریٰ مسعود اہلیہ مسعود احمد صاحب ۱۰/- روپے۔ صبیحہ یاسمین بنت قریشی عبدالغنی صاحب ۱۰/- روپے۔ گل ریزہ بنت محمد شریف صاحب ۱۰/- روپے۔ امۃ الحی صاحبہ نذر محمد صاحب ۱۰/- روپے۔ محترمہ سلیمہ صاحبہ اہلیہ سلطان احمد صاحب پیرکوٹی ۱۰/- روپے۔ امۃ الحفیظ اہلیہ ابراہیم مرحوم ۱۰/- روپے۔ امۃ السلام اہلیہ تسلیم احمد صاحب ۱۰/- روپے۔ امۃ الباسط ملک صاحبہ ۱۰/- روپے۔ خورشید اہلیہ نور دین ۱۰/- روپے محترمہ شاہدہ یوسف بشریٰ یوسف ۵/- روپے۔ محترمہ فاطمہ اہلیہ احمد دین صاحب ۱۰/- روپے۔ سلمیٰ شاہین ۱۰/- روپے محترمہ گل شاہین ۱۰/- روپے۔

مسابقت الی الخیرات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ بابت سالِ نو تحریک جدید کے نتیجہ میں ذیلی تنظیموں میں مسابقت الی الخیرات کا ایک حسین منظر دیکھنے میں آیا ہے قبل ازیں۔ لجنہ اماء اللہ کی مساعی کی رپورٹ ہدیۂ قارئین کی جا چکی ہے۔ آج خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کی مساعی کا ذکر کیا جاتا ہے۔

۱:۔ ضلعی سطح پر جائزہ لیا گیا کہ کل کتنے خدام ہیں۔

۲:۔ پڑتال کی گئی کہ کتنے خدام تحریک جدید کے مالی جہاد میں شامل ہیں۔

۳:۔ جائزہ سے معلوم ہوا کہ خدام کی شمولیت ۳۳٪ ہے جملہ خدام کو شامل کرنے کی بھرپور کوشش کی گئی دس دنوں کی کوشش کے نتیجہ میں ۱۰۹۹ خدام کو شامل کیا گیا۔ اس اضافے سے شمولیت کی شرح ۸۶٪ ہو گئی مزید کے لئے کوشش جاری ہے اللہ تعالیٰ ان قابلِ تحسین کوششوں کو قبول فرمائے اور دیگر مجالس کو بھی اپنے امام ایدہ اللہ کے ارشادات کے مطابق عمل کرنے کی توفیق بخشے۔

قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

مستعد ناصرات کیلئے درخواست دعا

امر کے پیش نظر کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتر سوم کی ذمہ داری لجنہ اماء اللہ کے سپرد فرمائی ہے ناصرات الاحمدیہ محلہ دارالرحمت شرقی ب ربوہ کی طرف سے مبلغ ۳۰/- روپے بمد دفتر سوم تحریک جدید ان کی سیکرٹری عزیزہ منصورہ فرحت سلطانہ نے جمع کروائے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسی جملہ مستعد ناصرات کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ قارئین کرام سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

● عزیزم برادرم چوہدری ناصر احمد صاحب باجوہ قریباً ایک ماہ سے بعارضہ بخار ٹائیفائیڈ بیمار ہیں کافی علاج کے باوجود بخار نہیں اترا۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔
(محمد نواز باجوہ ۱۶/۴ دارالصدر غربی۔ ربوہ)

● میرے والد محترم ماسٹر علی محمد صاحب سابق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ جھنگ صدر عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں قارئین الفضل دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے کامل و عاجل شفا بخشے۔ آمین۔ (ولی محمد انور۔ جھنگ صدر)

● میری والدہ محترمہ مجیداں بی بی صاحبہ زوجہ عبدالغنی صاحب باجوہ مرحوم سابق پہرہ دار بہشتی مقبرہ کی آنکھ کا اپریشن گوجرہ ہسپتال میں ہوا ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے اور بینائی بحال فرمائے۔ آمین۔ (منور احمد باجوہ احمد نگر جھنگ)

● خاکسار عرصہ دو ماہ سے دائیں گھٹنہ میں درد کی وجہ سے بیمار ہے۔ احباب سے جلد اور کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔
(صوفی میر ابراہیم بنگوی۔ سرگودھا)

● میرے دادا جان مختار احمد صاحب گوئٹہ (آزاد کشمیر) میں بیمار ہیں۔ کمزور بہت ہو گئے ہیں ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے
(عبدالحمید مبشر۔ خلیل آباد کالونی ضلع کوٹلی)

● میں کافی عرصہ سے ذہنی اور مالی پریشانیوں میں مبتلا ہوں احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میری یہ پریشانیاں جلد دور فرمائے۔ آمین۔
(ایم ایس اشرف توحید پارک مغلپورہ۔ لاہور)

● میرے بھتیجے چوہدری منور احمد کالرٹا کا عزیز راشد احمد عرصہ سے بیمار چلا آ رہا ہے۔ اب حالت تشویشناک ہے اور فیصل آباد ہسپتال میں زیر علاج ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنے فضل سے جلد کامل شفا عطا کرے۔ آمین۔
(محمد یعقوب کاتب۔ اڈہ کھرڑیانوالہ ضلع فیصل آباد)

● خاکسار کی والدہ اہلیہ حکیم عبدالعزیز صاحب چک چھٹہ کے بازو کی ہڈی گھر میں گر جانے کی وجہ سے ٹوٹ گئی ہے پاؤں پر بھی چوٹ آئی ہے۔ وہ پہلے ہی بعارضہ کھانسی بیمار تھیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد کامل صحت بخشے۔ آمین۔
(حکیم قاضی نذر محمد چک چھٹہ ضلع گوجرانوالہ)

اعلان

جیسا کہ لائحہ عمل کے ذریعے اطفال مطلع ہوں گے اس سال کے دوران جس طفل کے مضامین رسالہ "تشحیذ الاذہان" میں زیادہ شائع ہوں گے اُسے ایک انعام دیا جائے گا اس لئے تمام اطفال سے گزارش ہے کہ ہر ماہ بہتر سے بہتر مضامین بھجوائیں اور یہ انعام حاصل کریں۔
(سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

سالانہ مقابلہ مضمون نویسی و مقالہ نویسی

خدام میں مضمون نویسی کا شوق پیدا کرنے کے لئے اس سال سے سالانہ مقابلہ مقالہ نویسی کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ خدام اس میں شامل ہو سکیں۔ اس لئے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام امسال مضمون نویسی اور مقالہ نویسی کے دو مقابلے رکھے گئے ہیں:۔

ا:۔ سالانہ مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان سیرت و سوانح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ مقرر ہے۔ مضمون دو ہزار الفاظ سے تین ہزار الفاظ پر مشتمل ہو۔ مرکز میں مضمون وصول کرنے کی آخری تاریخ ۳۱ جولائی ہے۔ اوّل، دوم، سوم آنے والے مضمون نگاروں کو ۲۰۰/- روپے ۱۵۰/- روپے ۱۰۰/- روپے نقد انعام دیئے جائیں گے۔

نوٹ:۔ اس مقابلہ میں تمام مجالس کی نمائندگی لازمی ہے۔

ب:۔ اس سال سے خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام ایک مستقل مقابلہ مقالہ نویسی شروع کیا جا رہا ہے یہ تحقیقی مقالہ قرآن، حدیث، تاریخ، سیرت اور سائنس کے کسی موضوع پر لکھا جا سکتا ہے۔ ۷۵ فیصد نمبر حاصل کرنے والے معیاری مقالوں پر پانچ پانچ صد روپے کے نقد انعام دیئے جائیں گے۔ یہ مقالہ ۸ سے ۱۰ ہزار الفاظ پر مشتمل ہو گا۔

مرکز میں مقالہ وصول کرنے کی آخری تاریخ ۳۱ اگست ہے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ناظمین اطفال! یکم تا آٹھ مارچ ہفتہ وصولی وقف جدید اطفال منائیں ۔ (سیکرٹری وقف جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

حسنہ کرے۔ آمین۔
(قریشی نذیر احمد۔ سابق ڈرائیور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی دارالرحمت وسطی۔ ربوہ)

• میرے بڑے بھائی ڈاکٹر سید برکات احمد صاحب ۱۱ جنوری سے اندور (بھارت) میں ہسپتال میں داخل ہیں، ۱۹۷۷ء میں نیوزی لینڈ میں پراسٹیٹ کا اپریشن کرایا تھا کامیاب نہ ہونے کی وجہ سے پیچیدگی پڑ گئی۔ چنانچہ ۱۲ جنوری کو URETHROTOMY کا اپریشن ہوا۔ یہ بھی کامیاب نہ رہا۔ ۲۹ جنوری اور ۴ فروری کو پھر ۲ فرنچ کیتھیٹر ڈالی گئی ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست ہے کہ دعا کریں خدا تعالیٰ سید برکات احمد صاحب کو صحتِ کاملہ و عاجلہ محض اپنے فضل و کرم سے عطا فرمائے۔ خدا تعالیٰ میرے بھائی صاحب کو بہترین صحت اور لمبی عمر دے اور زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی مقبول توفیق دے۔ آمین۔
(سیدہ نسیم سعید۔ راولپنڈی)

• برادرم مرزا شرف الدین صاحب اشرف آج کل بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے ان کی جلد از جلد کامل شفایابی کے لیے درخواست دعا ہے۔
(مرزا محمد اسلم ریلوے روڈ ربوہ)

• برادرم مرزا عبداللطیف صاحب سابق قائد خدام الاحمدیہ گجرات تقریباً ایک ماہ سے بیمار ہے بزرگان سلسلہ احمدیہ احباب جماعت سے ان کی جلد از جلد شفایابی کے لیے درخواست دعا ہے۔ (مرزا خلیل احمد قمر وقف جدید)

• میری بھاوجہ صاحبہ اہلیہ کیپٹن شیخ نثار احمد صاحب نشاط کالونی لاہور بوجہ بلڈ شوگر سی۔ ایم ایچ لاہور میں داخل ہیں۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے صحت کاملہ کے لیے درخواست دعا ہے۔ (شیخ نذیر احمد فیض، بلال اسٹیٹس ربوہ)

باعزت روزگار کی تلاش

کیلئے

ربوہ کے ایک کامیاب فنی ادارہ کی خدمات حاضر ہیں

کسی نے سچ کہا ہے کہ فارغ ذہن شیطان کی ورکشاپ ہے۔ جس سے مکمل طور پر بچنے کیلئے ہر ممکن کوشش کرنا ہر شخص کا فرض ہے۔ اور اس کے لئے جماعت احمدیہ کے **عالمگیر مرکز۔ ربوہ** میں فنی تربیت کا مشہور ادارہ **الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر** بفضلہ تعالیٰ عرصہ **۴ سال** سے نہایت مفید کردار ادا کر رہا ہے اور اب تک سینکڑوں ایسے نوجوان جو تعلیمی میدان میں ناکام رہے تھے، اس ادارہ سے فنی تربیت حاصل کر کے مناسب اور موزوں روزگار حاصل کر چکے ہیں اور ان میں سے ایک بڑی تعداد ملک سے باہر بھی جا چکی ہے۔

یہ ادارہ پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن لاہور کا منظور شدہ ادارہ ہے اور اس میں **الیکٹریشن اور ریفریجریشن اینڈ ایئر کنڈیشنگ** کے ششماہی اور **دو سالہ** کورسز کرائے جاتے ہیں۔ یہ تعلیم بورڈ کے نصاب کے مطابق دی جاتی ہے اور بورڈ کی طرف سے امتحان ہوتا ہے اور کامیاب ہونے والے طلباء کو بورڈ ہی کی طرف سے سرٹیفکیٹ جاری کئے جاتے ہیں

اپنی طرز کا واحد ادارہ - اس وقت صوبہ بھر میں اعلیٰ معیار کے صرف پانچ ہی پرائیویٹ فنی ادارے ہیں۔ تین لاہور شہر میں۔ ایک ملتان میں اور پانچواں مرکز احمدیت۔ ربوہ میں۔ لاہور اور ملتان جیسے بڑے شہروں کے بعد ربوہ جیسے چھوٹے شہر میں ایک کامیاب ترین ادارہ کا وجود اسے اپنی طرز کا واحد ادارہ بنا دیتا ہے۔ ماہرین جب اس ادارہ کا معائنہ کرتے ہیں تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ جاتے ہیں کہ یہاں پر ایسے اعلیٰ اوزار اور مشینیں موجود ہیں جو لاہور کے بڑے بڑے اداروں میں بھی نہیں ہیں۔ **شاندار نتائج۔ اعلیٰ کارکردگی۔** الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر اپنی اعلیٰ کارکردگی اور شاندار نتائج کی وجہ سے صوبہ بھر میں مشہور ہے۔ چنانچہ جون ۱۹۷۹ء اور دسمبر ۱۹۸۰ء کے امتحانات میں پورے پنجاب میں اوّل پوزیشن حاصل کرنیوالے طلباء اسی ادارے کے تھے اور دسمبر ۱۹۸۰ء میں اسی ادارہ کے طالبعلم نے دوسری اور اپریل ۱۹۸۰ء کے امتحان میں تیسری پوزیشن حاصل کی نیز مارچ ۱۹۸۱ء، جون ۱۹۸۱ء، اکتوبر ۱۹۸۱ء، جون ۱۹۸۲ء اگست ۱۹۸۲ء اور نومبر ۱۹۸۲ء کے امتحانات میں اس ادارہ کا نتیجہ خدا کے فضل سے ۱۰۰٪ فیصد رہا۔ الحمدللہ۔

اس ادارہ کی اعلیٰ کارکردگی کا اندازہ اس بات سے بھی ہو سکتا ہے کہ اس کے طلباء کی اکثریت ٹریننگ کے دوران ہی کام کرنے کے قابل ہو جاتی ہے۔ **طلباء دور دور سے آتے ہیں۔** یہی وجہ ہے کہ اس ادارہ میں تربیت حاصل کرنے کیلئے نوجوان ربوہ ہی نہیں بلکہ بیرون ربوہ سے بھی آتے ہیں۔ اسوقت تک سرگودھا، سلانوالی، لالیاں چنیوٹ، پنڈی بھٹیاں اور سکھیکی کے علاوہ ڈیرہ غازی خان، سیالکوٹ جھنگ اور بہاولنگر کے نوجوان بھی یہاں داخلہ لے چکے ہیں یاد رہے کہ بیرونِ ربوہ سے آنیوالے طلباء اپنی رہائش کا انتظام خود کرتے ہیں۔ اسی طرح اس ادارہ کے طلباء کو وہی سفری سہولتیں حاصل ہیں جو گورنمنٹ کے دوسرے اداروں کے طلباء کو حاصل ہیں۔

الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر۔ ایک کثیر رقم خرچ کر کے قائم کیا گیا ہے اور اعلیٰ معیار تک پہنچانے کیلئے دن رات محنت کی گئی ہے لیکن اس ادارہ کو حکومت کی طرف سے کوئی مالی اعانت حاصل ہے نہ ہی کسی سوسائٹی یا فرد سے۔ تاہم اس کے باوجود مستحق ذہین طلباء کو بلا تمیز مذہب فیس میں رعایت ہی نہیں بلکہ بعض طلباء کو بالکل مفت کورس بھی کرایا جاتا ہے۔ **ایک خاص بات۔** اس ادارہ کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس میں تعلیم حاصل کرنیوالے طلباء کی اخلاقی نگرانی بھی کی جاتی ہے۔ اور طلباء کا اخلاقی معیار بلند کرنے پر بھی خصوصی توجہ دی جاتی ہے تا طالب علم ملک و قوم کے لئے نہ صرف فنی لحاظ سے ہی مفید وجود ثابت ہو بلکہ اخلاقی لحاظ سے بھی نیک نمونہ ہو **ایک درخواست۔** آخر میں احباب جماعت سے التماس ہے کہ ایسے نوجوان جو کسی وجہ سے تعلیمی میدان میں کامیابی حاصل نہ کر سکے ہوں، انہیں بے کار زندگی گذارنے کی بجائے اس ادارہ سے فنی تربیت دلوا کر باعزت روزگار حاصل کرنیکے قابل بنائیں۔ اس میں طلباء کا صرف اپنا ہی فائدہ نہیں بلکہ اس میں والدین کا بھی فائدہ ہے، معاشرہ اور سوسائٹی کا بھی فائدہ ہے، ملک اور قوم کا بھی فائدہ ہے۔

پرنسپل:۔ الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر دارالرحمت شرقی ب ربوہ فون نمبر ۵۹۲

المشتہر

دعوتِ ولیمہ

۱۳ فروری ۱۹۸۳ء کو ایک بجے کے بعد دوپہر محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر وکیل التعلیم تحریک جدید نے اپنے مکان واقع دارالرحمت غربی ربوہ پر اپنے چھوٹے بیٹے عزیز مکرم ڈاکٹر منیر احمد صاحب مبشر ایم بی بی ایس کی دعوت ولیمہ کا اہتمام فرمایا۔ جس میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل الاعلیٰ تحریک جدید کے علاوہ خاندان حضرت مسیح موعود کے بعض محترم افراد اور خواتین مبارکہ کے علاوہ صدر انجمن احمدیہ کے ناظر صاحبان تحریک جدید کے وکلاء صاحبان مربیان سلسلہ اور ربوہ کے دوسرے افراد کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ دعوت کے اختتام پر محترم ملک سیف الرحمان صاحب مفتی سلسلہ نے رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔

عزیز مکرم ڈاکٹر منیر احمد صاحب کے نکاح ہمراہ عزیزہ طاہرہ نذیر صاحبہ بنت محترم چوہدری نذیر احمد صاحب ایکسین این بہاولپور کا اعلان ۳۱ جنوری ۱۹۸۳ء کو مسجد ناصر ربوہ میں بعوض مبلغ ۲۱ ہزار روپے محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے فرمایا تھا۔ برات ۱۱ فروری کو بہاولپور گئی اور اسی دن واپس آگئی۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر جہت سے مبارک اور مثمر بثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین۔

شکریہ احباب درخواستِ دعا

• میرے نہایت ہی محسن شفیق اور ہمدرد خسر محترم الحاج قریشی محمد اقبال صاحب ہاشمی امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ کی وفات حسرت آیات پر بہت سے احباب اور مستورات نے نہایت ہی پیار اور شفقت سے خاکسار اور خاکسار کی اہلیہ محترمہ کے پاس آکر اظہار تعزیت کر کے ہماری دلجوئی فرمائی اس طرح بہت سے احباب نے محترم قریشی صاحب کی وفات کا اعلان اخبار الفضل میں پڑھ کر بذریعہ خطوط اور ٹیلیگرام اظہار ہمدردی کر کے ہمارے زخمی دلوں کی ڈھارس بندھائی اور اس عظیم غم کے بوجھ کو ہلکا کرنے میں ہماری مدد فرمائی۔ فرداً فرداً جواب دینا مشکل تھا اس لئے بذریعہ اعلان الفضل سب احباب کا نہایت دلی طور پر ممنون و شکر گزار ہوں مولائے کریم سب احباب کو اجرِ عظیم سے نوازے آمین۔ محترم قریشی صاحب نہایت ہی نیک پرہیزگار فرشتہ سیرت انسان اور ہر ایک کے ساتھ دلی ہمدردی رکھنے والے سلسلہ احمدیہ سے والہانہ عشق اور حقیقی غیرت رکھنے والے دعا گو تہجد گزار بزرگ تھے۔ مولائے کریم انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ ترین مقام سے نوازے اور ہم سب لواحقین کو صبر جمیل سے نوازتا ہوا ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔
(ضیاء الحق سیٹھ امیر جماعت احمدیہ جہلم)

اعلانِ نکاح

عزیز مقصود الرحمٰن امجد کے نکاح ہمراہ عزیزہ صبیحہ نثار صاحبہ بنت مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب نثار ایڈووکیٹ لاہور ہائی کورٹ بعوض ۱۵۰۰۰/- روپیہ حق مہر کا اعلان ۲۵ بعد نماز عصر مکرم مولوی سلطان محمود صاحب انور شاہد مبلغ سلسلہ نے حضور کی موجودگی میں مسجد مبارک ربوہ میں کیا۔ احباب سے اس کے بابرکت ہونے کے لیے دعا کی درخواست ہے۔
(علی اکبر صاحب سابق نائب ناظر تعلیم باب الابواب ربوہ)

وقفِ جدید عظیم صدقہ جاریہ ہے اپنے وفات یافتہ بزرگوں کی طرف سے اس میں حصہ لیکر عنداللہ ماجور ہوں۔
(ناظم مال وقف جدید)